جنگ کے لیئے جا رہے تھے۔

جناب سلمان کا شادی کرنا۔

نیز کشی نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ سلمان نے قبیلہ کندہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ جب اُس کے گھر پہنچے تو وہاں ایک کنیز کو دیکھا اور یہ کہ ایک چادر کا پردہ دروازہ پر لٹکا ہوا ہے۔ سلمان نے فرمایا شاید اس کے اندر کوئی بیمار ہے جس کے سبب سے پردہ دروازہ پر ڈالا گیا ہے یا تم خانۂ کعبہ کو اُٹھا لائے ہو جس پر غلاف چڑھائے ہو۔ لوگوں نے کہا اُس عورت نے یہ پردہ اپنے لیئے ڈالا ہے سلمان نے پوچھا یہ کنیز کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ عورت مالدار تھی اُس نے خدمت کے لیئے یہ کنیز خریدی ہے۔ سلمان نے کہا میں نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی کنیز ہو اور وہ اُس سے مقاربت نہ کرے یا اُس کے لیئے شوہر اختیار نہ کرے پھر وہ کنیز زنا کرے تو اُس کنیز کے گناہ کے برابر اُس مرد پر گناہ ہوگا۔ اور جو شخص کسی کو قرض دے تو ایسا ہے کہ اُس نے اپنا نصف مال خیرات کردیا۔ اور جب دوسری مرتبہ قرض دے تو ایسا ہے کہ اپنا کل مال خیرات کر دیا۔ اور حق کا اُس کے مالک کو ادا کرنا یہ ہے کہ اُس کا حق اُس کے گھر لے جاکر دے یا جہاں اُس کے سامان وغیرہ رکھے ہوں وہاں پہنچا دے اور صاحب حق سے کہے کہ اپنا حق سنبھالو۔

قرض دینے کا ثواب۔

جناب سلمان کا لوگوں کو قرآن کو چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا۔

پھر کشی نے بسندِ معتبر روایت کی ہے کہ ایک روز لوگوں نے جناب سلمان کا ذکر امام محمد باقرؑ کے سامنے کیا۔ اُن حضرتؑ نے فرمایا کہ وہ سلمان محمدی ہیں اور ہم اہلبیت میں سے ہیں سلمان فرماتے تھے کہ لوگ قرآن کی طرف سے ہٹ کر احادیث پر رجوع ہو گئے کیونکہ قرآن کو ایک بلند کتاب پایا جس میں واضح ہے کہ ہر چھوٹے بڑے عمل کا خواہ وہ رائی کے دانے کے برابر ہو حساب کیا جائے گا۔ اس لیئے احکامِ قرآن تم پر دشوار ہوئے۔ اور احادیث کی طرف لوگوں نے رُخ کیا جس نے کاموں کو تم پر کشادہ اور آسان کر دیا ہے۔

جناب سلمان کا ایک خدا سے ڈرنے والے شخص کو اپنا بھائی بنانا۔

شیخ کشی و مفید نے بسند ہائے معتبر صحیح وموثق حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت سلمان کوفہ کے بازار آہنگراں میں گزر رہے تھے وہاں ایک جوان کو بے ہوش دیکھا اور لوگ اُس کے گرد جمع تھے۔ لوگوں نے آپ سے کہا کہ اس شخص پر صرع کا غلبہ ہے آپ اس کے کان میں کوئی دُعا پڑھ دیجئے شاید اس کو ہوش آجائے۔ جب سلمان اُس کے قریب آئے اُس کو ہوش آگیا۔ اُس نے کہا اے ابوعبداللہ مجھ کو وہ مرض نہیں ہے جو یہ لوگ سمجھ رہے ہیں لیکن جب میں ان لوہے والوں کے پاس سے گذر رہا تھا اُن کے گرزوں کو دیکھا کہ اُس سے لوہے کو کوٹتے ہیں۔ مجھے خدا کا ارشاد جو اُس نے قرآن میں فرمایا ہے یاد آیا کہ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ (آیۃ ۲۱ سورۃ الحج پ۱۷) یعنی اُن کے لیئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ بس خوف عذابِ الٰہی سے میری عقل جاتی رہی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ یہ سُنکر سلمان نے اس کو اپنا بھائی بنا لیا اور آپ کے دل میں اُس کی محبت کی شیرینی محض خوشنودیٔ خدا کے لیئے جاگزیں ہو گئی۔ وہ برابر اُس کے ساتھ رہتے تھے اور برادری کے شرائط بجالاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ جوان بیمار ہوا اور جناب سلمان اُس کی عیادت کو تشریف لے گئے اور اُس کے سرہانے بیٹھے تو دیکھا کہ وہ نزع میں ہے۔ آپ نے فرمایا اے ملک الموت میرے بھائی کے ساتھ نرمی کرو۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ اے سلمان میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہوں اور اُن پر

مہربان ہوں۔

جناب سلمان کا کربلا سے متعلق نہروان وغیرہ کے خصوصیات بیان کرنا۔

نیز کشی نے بسندِ معتبر مسیب بن نجبہ سے روایت کی ہے کہ جب سلمان فارسی مدائن کے حاکم ہوکر آئے ہم لوگ اُن کے استقبال کے لیئے شہر سے باہر آئے جب ہم اُن کے ساتھ زمین کربلا پر پہنچے۔ سلمان نے پوچھا اس زمین کا کیا نام ہے ہم نے کہا اس کو کربلا کہتے ہیں تو وہ بولے کہ یہ ہمارے بھائیوں کے قتل ہونے کی جگہ ہے یہ مقام اُن کے سامان واسباب رکھنے کا ہے' اور یہ اُن کے اُونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے' اور یہ اُن کے خون بہائے جانے کی جگہ ہے۔ اس زمین پر اگلے بہترین لوگ قتل ہوئے اور اسی زمین پر بعد کے بہترین انسان شہید کیئے جائیں گے۔ غرض ہم اُن کے ساتھ حرورا تک پہنچے جو نہروان کے خوارج کے جمع ہونے کا مقام تھا تو سلمان نے پوچھا کہ اس مقام کا کیا نام ہے ہم نے کہا کہ حرورا۔ تو فرمایا کہ اس جگہ اگلے بدترین لوگوں نے خروج کیا ہے اُن کے بعد پچھلے بدترین لوگ خروج کریں گے۔ پھر جب وہ کوفہ پہنچے تو کہا یہ کوفہ ہے ہم نے کہا ہاں فرمایا یہ قبۂ اسلام ہے۔ ؎

جناب سلمان کا یہودیوں سے آنحضرتؐ کے اور اہلبیت کے فضائل بیان کرنا اور انکا جناب سلمان کو تازیانہ سے مارنا۔

تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مذکور ہے کہ سلمان کا گذر ایک روز یہودیوں کی ایک جماعت کی طرف ہوا ان لوگوں نے آپ سے خواہش کی کہ اُن کے پاس بیٹھیں اور جو کچھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے اُن سے بیان کریں۔ جناب سلمان اُن کے پاس بیٹھ گئے اور اُن کے اسلام لانے کی انتہائی لالچ میں کہا کہ میں نے جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ اے میرے بندو کیا ایسا نہیں ہے کہ ایک گروہ کو تم سے بڑی حاجتیں ہوتی ہیں اور تم اُن کی حاجتیں پوری نہیں کرتے ہو مگر اُس وقت جبکہ وہ اس سے سفارش کراتے ہیں جو خلق میں تم کو زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ جب وہ اُن کو ان کی شان ومنزلت کے سبب تمہارے نزدیک اپنا شفیع قرار دیتے ہیں تو تم ان کی حاجتیں برلاتے ہو اسی طرح سمجھ لو کہ میرے نزدیک میری مخلوق میں سب سے زیادہ ذی قدر وذی مرتبہ اور ان میں سب سے افضل وبرتر محمدؐ اور اُن کے بھائی علیؑ اور وہ آئمہؑ جو اُن کے بعد ہونے والے ہیں جو خلق کے وسیلہ اور ذریعہ میری بارگاہ میں ہیں، لہٰذا جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو جو مخلوق میں سب سے زیادہ نیک پاک اور گناہوں سے معصوم ہیں شفیع ووسیلہ قرار دے تاکہ میں اس کی حاجتیں برلاؤں اُس شخص سے بہتر طریقہ سے جس کو کوئی اس کے محبوب ترین شخص کے تشفیع قرار دینے سے برلاتا ہے یہ سُن کر اُن یہودیوں نے جناب سلمان سے بطور مذاق کہا کہ پھر آپ کیوں

؎ مؤلف فرماتے ہیں کہ شیخ کشی نے حضرت سلمان کا طولانی خطبہ روایت کیا ہے جس میں اہلبیتؑ رسالتؐ کے حق کا اور اس امت کے ظالموں اور خلافت کے غاصبوں کا تذکرہ کیا ہے اور اکثر واقعات اور مظالم جو اہلبیت پر واقع ہوئے اور بنی اُمیّہ کا خروج اور اُن کی فتنہ پردازیاں اور بنی عباس کا خروج اور اکثر گزشتہ واقعات اور آنے والے واقعات جیسے نفس زکیہ کے قتل اور حضرت قائم آلِ محمدؐ کا خروج اور بیداء میں لشکر سفیانی کا دھنسنا وغیرہ بیان کیا ہے جن کا ذکر احادیث معتبر میں واقع ہوا ہے۔ جو ممکن ہے حالاتِ غیبت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

جنابِ سلمانؓ کا ابوذرؓ کی دعوت کرنا اور ان کی باہمی گفتگو

اوراس کے قطروں کو اُن کے مقامات پر پہنچایا۔ پھر زمین، لکڑی، لوہے، چوپایوں، آگ اور ایندھن اور نمک وغیرہ اور اتنوں نے کام کیا ہے جن کا میں احصا نہیں کرسکتا تو اس نعمت کا شکر کیونکر ادا کر سکتے ہو۔ یہ سُن کر جناب ابوذر نے کہا میں خدا سے توبہ کرتا ہوں اس سے جو کچھ میں نے کیا اور آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ پھر امام نے فرمایا کہ دُوسرے روز سلمان نے پھر ابوذر کو بلایا اور اپنی تھیلی میں سے روٹی کے دو خشک ٹکڑے نکالے اور اپنے لوٹے میں اس کو تر کرکے ابوذر کے پاس لائے۔ ابوذر نے کہا کتنی عمدہ ہے یہ روٹی۔ کاش اس کے ساتھ نمک بھی ہوتا۔ سلمان اُٹھے اور باہر جاکر اپنا لوٹا رہن کیا اور نمک لائے۔ جناب ابوذرؓ روٹی پر اس کو چھڑکتے اور کھاتے اور کہتے جاتے تھے کہ میں اُس خدا کی حمد کرتا ہوں جس نے ہم کو اس قناعت کے ساتھ روزی عطا فرمائی۔ سلمان نے کہا اگر تم میں قناعت ہوتی تو میرا لوٹا گرو نہ ہوتا۔

حضرت سلمان جناب لقمان سے بہتر ہیں اور اہلبیت میں شامل ہیں۔

بصائر الدرجات میں فضل بن عیسیٰ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میرے پدر بزرگوار نے عرض کی کہ کیا یہ صحیح ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سلمان ہم اہلبیت میں سے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا ہاں۔ میرے والد صاحب نے کہا کیا وُہ عبدالمطلب کی اولاد سے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ وُہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ میرے والد نے عرض کی کیا ابوطالب کی اولاد سے ہیں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ وُہ ہم اہلبیت میں سے ہیں۔ میرے پدر نے عرض کی میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ حضرتؑ نے فرمایا بس یہ سمجھ لو کہ وُہ ہم اہلبیتؑ میں سے ہیں۔ اور اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا پھر کہا ایسا نہیں جیسا تم نے سمجھا۔ خدا نے بے شبہ ہماری طینت علیین سے خلق فرمائی، اور ہمارے شیعوں کی طینت اُس سے ایک درجہ پست خلق فرمائی۔ لہٰذا وُہ ہم میں سے ہیں۔ اور ہمارے دشمنوں کی طینت سجین سے خلق فرمائی اور اُن کے دوستوں کی طینت اُن سے ایک درجہ پست خلق کی ہے لہٰذا وُہ لوگ اُن سے ہیں۔ اور سلمان لقمانؑ سے بہتر ہیں۔

محبت علیؑ کا سب سے بہتر عمل ہونا

کتاب روضۃ الواعظین میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمان کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پُوچھا آپ سلمان ہیں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ وُہ نہیں ہیں جن کو رسُولِ خدا نے آزاد کیا تھا؟ فرمایا ہاں۔ میں نے اُن کے سر پر یاقوت کا ایک تاج دیکھا اور وُہ طرح طرح کے حلّوں اور زیورات سے آراستہ تھے۔ پھر میں نے کہا اے سلمان یہ کس قدر بلند درجہ ہے جو خدا نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا خدا ورسُولؐ پر ایمان لانے کے بعد بہشت میں سب سے بہتر اعمال کون سا آپ نے پایا؟ فرمایا خدا ورسُولؐ پر ایمان لانے کے بعد بہشت میں علیؑ کی محبت اور اُن حضرتؑ کی متابعت سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

بہشت سلمان کی عاشق ہے

نیز جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ بہشت سلمان کی اس سے زیادہ مشتاق ہے جس قدر سلمان اس کے مُشتاق ہیں اور بہشت سلمان کی عاشق ہے اُس سے زیادہ جتنے اُس کے عاشق سلمان ہیں۔

کلینی نے بسند معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمانؓ وابوذرؓ کو ایک دُوسرے کا بھائی بنایا اور ابوذرؓ سے شرط کی کہ سلمانؓ کی مخالفت نہ کریں۔

کتاب اختصاص میں بسندِ معتبر حضرت امیرالمؤمنین سے روایت ہے کہ اصبغ بن نباتہ نے حضرتؑ سے

حضرت سلمان کی مدح

جناب سلمان کی فضیلت کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اُس کے بارے میں کیا کہوں جو ہماری طینت سے خلق ہوا ہے اور اس کی رُوح ہماری رُوح سے متصل ہے۔ خداوند عالم نے ان کو ان کے اوّل و آخر وظاہر و باطن علوم سے مخصوص قرار دیا ہے۔ حضرتؑ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہُوا سلمان بھی وہاں موجود تھے۔ اُسی وقت ایک اعرابی آیا اور اُس نے سلمانؓ کو اُن کی جگہ سے ہٹا کر خود بیٹھ گیا جناب رسالتمآبؐ یہ دیکھ کر بہت غضبناک ہوئے یہاں تک کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان کی رگ پھول گئی اور آنکھیں سُرخ ہوگئیں۔ اور فرمایا کہ تو اُس شخص کو دُور کرتا ہے جس کو خداوند عالمین دوست رکھتا ہے اور اُس کی دوستی کو آسمان میں ظاہر کیا ہے اور اُس کو زمین پر خدا کا رسُولؐ دوست رکھتا ہے۔ اے اعرابی تو دُور کرتا ہے اُس شخص کو کہ جب جبریلؑ میرے پاس آتے ہیں تو خدا کی جانب سے اُس کو سلام پہنچاتے ہیں اے اعرابی بیشک سلمانؓ مجھ سے ہے۔ جو شخص اُس پر ظلم کرتا ہے گویا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جس نے اُس کو اذیت پہنچائی اُس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اُس کو دُور کیا اُس نے مجھ کو دُور کیا۔ جس نے اُس کو نزدیک کیا اُس نے مجھ کو نزدیک کیا۔ اے اعرابی سلمانؓ کے بارے میں غلطی مت کر کیونکہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کو لوگوں کی موت سے اور لوگوں کی بلاؤں سے اور اُن کے نسب سے آگاہ کروں؛ اور اُن باتوں سے جو باطل سے حق کو جُدا کرنے والی ہیں۔ اعرابی نے کہا یا رسُولؐ اللہ میں نہیں جانتا تھا کہ سلمانؓ کے اعمال اس درجہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ کیا وُہ مجوسی نہ تھے، پھر مسلمان ہُوئے۔ یہ سُن کر حضرتؐ نے فرمایا اے اعرابی میں سلمان کی فضیلت خدا کی جانب سے تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو برابر کہے جاتا ہے کہ سلمان مجوسی تھے۔ یقیناً وُہ مجوسی نہ تھے بلکہ تقیہ کے طور پر شرک ظاہر کرتے تھے اور اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے۔ اے اعرابی کیا تو نے نہیں سُنا ہے کہ خدا فرماتا ہے:۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ (آیت ۶۵ سورۃ نساء پ۵) نہیں تیرے پروردگار کی قسم وُہ ایمان نہیں لائے تاکہ تم کو ہر تنازع میں جو ان میں پیدا ہو تم کو فیصلہ کرنے والا قرار دیں تاکہ اپنے نفسوں میں تنگی اور حرج نہ پائیں اُس سے جو تم فیصلہ کردو اور اطاعت کریں جو اطاعت کرنے کا حق ہے) اور کیا تو نے نہیں سُنا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ رسُولؐ جو کچھ تم کو دے دیں وُہ لے لو اور جس بات سے منع کردیں اُس سے باز رہو۔ لہٰذا اے اعرابی جو کچھ میں کہوں اس کو قبول کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو۔ اور میری باتوں سے انکار مت کر ورنہ خدا کے عذاب کا مستحق ہوجائے گا۔ اور اطاعت کر خدا کے رسُولؐ کی تاکہ اُنہی لوگوں میں سے تُو بھی ہو۔ [1]

ایضاً

ایضاً کتاب اختصاص میں بسند معتبر روایت ہے کہ ایک روز سلمان فارسی آنحضرتؐ کی مجلس میں داخل ہوئے۔ صحابہ نے ان کی تعظیم کی اور اُن کو اپنے اُوپر مقدم کرکے صدرِ مجلس میں ان کے حق کو بلند کیا اور ان کی پیری کی تعظیم اور برائے اختصاص جو اُن کو آنحضرتؐ اور آپ کی آلؑ سے تھا جگہ دی۔ پھر جناب عمرؓ آئے اور دیکھا کہ وُہ

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ بعید نہیں ہے کہ اعرابی سے مراد عمر ہوں جیسا کہ بہت سی حدیثوں میں تقیہ کی وجہ سے لفظ اعرابی سے اُنہی کو مراد لیا ہے۔ ۱۲